کربلا آکے بولی یہ زینب

کربلا آکے بولی یہ زینب
میرے ماں جائے میں تم پہ واری
قید خانے سے چھٹ کر میں آئی
خاک اڑاتی ہوئی غم کی ماری

بے کسوں کے لیئے آسرا تھے
سارے عالم کے مشکل کشا تھے
تم تو فرزند مشکل کشا تھے
تھی مصیبت میں خواہر تمہاری

جل گئے اب تو خیمے ہمارے
اب کہاں جائیں سب غم کے مارے
دیکھو روتے ہیں بچے تمہارے
بے کسوں کی سنو آہ و زاری

سر کھلے سب اسیر ستم تھے
بالوں سے منہ چھپائے حرم تھے
ایک چادر کے محتاج ہم تھے
ہو گئی زندگی ہم پہ بھاری

راہ میں بھیا کانٹیں بچھائے
اُس پہ زین العبا کو چلائے
رک گئے جب تو درے لگائے
اِس سبب سے ہوئے زخم کاری

****